ماڈیول نمبر2 **سبق نمبر 15: آزمائش**

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/عملی کام
15	آزمائش	• مکالمے ادا کرنا • نئے الفاظ اور محاوروں کا اپنی گفتگو میں استعمال	نثر(ڈراما)	• متن کی تفہیم کے بعد سوالات کے جوابات	• اردو اور ہندی الفاظ کا استعمال • محمد مجیب کا اسلوب	• اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس ڈرامے کو اسٹیج کرنا • ملک سے محبت کا جذبہ

مصنف کا مختصر تعارف

ڈراما یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''کرنا'' اور ''عملی طور پر پیش کرنا'' ہے۔

ڈرامے کے اجزائے ترکیبی میں پلاٹ، کردار، مکالمے، منظر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ڈراما پڑھنے کے ساتھ ساتھ، اسٹیج بھی کیا جاسکتا ہے۔ کسی ڈرامے کو کامیابی کے ساتھ اسٹیج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کرداروں کی تعداد کم ہو، مناظر کم ہوں، کم سامان کی ضرورت ہو، مکالمے آسان ہوں اور ڈائریکٹر (ہدایت کار) اپنے فن میں ماہر ہو۔ اچھائی برائی اور جھوٹ کے تصادم کے علاوہ انسانی قدروں اور سیاسی، سماجی اور قومی مسائل بھی ڈرامے میں پیش کیے جاتے ہیں۔ آغا حشر کاشمیری، امتیاز علی تاج، پروفیسر محمد مجیب اور حبیب تنویر اردو کے اہم ڈراما نگار ہیں۔

مصنف کے بارے میں

محمد مجیب 30/ اکتوبر 1902 کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد نسیم وکیل تھے۔ سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کرنے کے بعد آکسفورڈ گئے، جہاں انھوں نے جدید تاریخ میں بی اے آنرز کیا۔ انھوں نے جرمن، فرانسیسی اور روسی زبانیں بھی سیکھیں۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تدریسی و انتظامی امور میں مصروف ہوگئے۔ 1948 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) مقرر ہوئے۔ 20/ جنوری 1985 کو نئی دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

مجیب صاحب تصنیف و تالیف کے کام میں برابر لگے رہے۔ اردو انگریزی میں ان کی تقریباً تینتالیس کتابیں شائع ہوئیں۔ اردو میں ان کی شہرت ایک ڈراما نگار کے طور پر ہے۔ ان کے ڈراموں کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ ان کے مکالموں میں بول چال کا فطری انداز ہے۔

سبق کا خلاصہ

ڈراما ''آزمائش'' 1857 کے دلدوز تاریخی واقعات پر مبنی ہے۔ جنرل بخت خاں اور اس کی ہندوستانی فوجوں کو شکست ہوچکی ہے۔ بہادر شاہ ظفر گرفتار کیے جاچکے ہیں۔ انگریزوں کا دہلی پر قبضہ ہوجانے کے بعد پکڑ دھکڑ شروع ہوچکی ہے۔ رام سہائے مل، بخت خاں کی ہندوستانی فوج کو وفادار سپاہی ہے۔ اپنی فوج کی شکست کے بعد گھر آتا ہے اور اپنی بیوی بھاگ وتی کو کسی کو پناہ نہ دینے کی تاکید کرتا ہے۔ ساتھ ہی اسے سلمیٰ اور کشن کنور جیسی جہادی عورتوں کے ساتھ ایک عقیدت بھی ہے۔ اسی لیے جب بھاگ وتی اسے بتاتی ہے کہ وہ دونوں عورتیں اس کے گھر میں چھپی ہوئی ہیں، تو وہ انھیں گھر سے نکالنے کے بجائے، بھاگ وتی کو ان کا خیال رکھنے کی ہدایت دیتا

ہے۔

بھاگ وتی نے رام سہائے مل کے متعلق یہ خبر پھیلا رکھی تھی کہ وہ انگریز کمانڈروں سے بات کرنے کے سلسلے میں گھر سے باہر ہے۔ اس لیے اسے گھر میں چھپا رہنا چاہیے تھا۔ لیکن جب سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کو پکڑ کر ان سے جرم کا اقرار کرواتے ہیں تو ان کے چہروں پر خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی بلکہ بڑی بہادری سے وہ اس بات کا اقرار کرتی ہیں کہ وہ لڑائی میں شریک تھیں اور انھوں نے دشمنوں کو مارا بھی ہے۔ جب سپاہی انھیں مارنے کے لیے اپنی بندوقیں ان کی طرف کر دیتے ہیں، تو ان کے چہروں پر ایک فاتحانہ شان اور مسکراہٹ نظر آتی ہے۔

سمجھنے کی باتیں

- ڈراما ''آزمائش'' کے ذریعہ 1857 کے حالات کا علم ہوتا ہے۔
- انگریزوں کے مظالم کا اندازہ ہوتا ہے۔
- یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں کے خلاف اس بغاوت میں ہندو اور مسلمانوں نے مل جل کر حصہ لیا تھا۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔

- رام سہائے مل نے کسی کو پناہ دینے سے بھاگ وتی کو کیوں روک دیا تھا؟

(a) رام سہائے مل انگریزوں کا وفادار تھا۔

(b) وہ اپنے گھر میں کسی کو رکھنا نہیں چاہتا تھا۔

(c) اسے پکڑے جانے کا خوف تھا۔

(d) اسے بھاگ وتی پر بھروسہ نہ تھا۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- رام سہائے مل کی بات ماننے سے بھاگ وتی نے انکار کیوں کیا؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- کسی ڈرامے کو کامیابی سے اسٹیج کرنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

- ڈراما ''آزمائش'' کے اس ایکٹ میں آپ کو کون سا کردار سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟